السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انشورنس بیمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ متقدمین اور متاخرین علماء اہل حدیث وعلمائے دیوبند سے جو انشورنس کے حق میں ہیں ان کے دلائل کہاں تک درست ہیں اور جو علماء بیمہ کے خلاف ہیں ان کے دلائل کہاں درست ہیں ۔ جب کہ عوام الناس کا خیال ہے کہ اگر اسلامی حکومت ہو تو وہ انسانی جان کے ضیاع کی صورت میں بال بچوں کی کفالت کا بوجھ بیت المال سے ادا کرتی ہے غیر اسلامی حکومت میں انسان کے مرنے یا ماردینے کی حالت میں اس کی کوئی قدر قیمت نہیں تو اس غیر اسلامی حکومت میں انشورنس کی کیا صورت ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے بڑے صاف اور واضح انداز میں حلال اور حرام کے مشکل ترین مسائل کو کھول کھول کر بیان کردیا ہے اس کے لیے کچھ قواعد وضوابط بھی مقرر فرمائے ہیں جو راہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں ایک مومن مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ تاحیات پیش آمدہ حوائج وضروریات کو اسی اصول پر پرکھے تاکہ اس کا معیار زندگی اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کے مطابق بن کر دائمی بشارتوں سے بہرہ ور ہوسکے ۔ فی الجملہ شریعت نے باہمی کاروبار کی بنیاد نفع اور نقصان میں اشتراک پر رکھی ہے ۔ "مضاربت "اور "مقارضت " کے حل طلب مسائل کے لیے اسی کو اصل الاصول قرار دیا گیا ہے جب کہ صورت مسئولہ میں نفع کا پہلو صرف غالب ہی نہیں بلکہ حتمی ویقینی ہے بلکہ آغاز عمل سے منافع کی شرح اور مقدار بھی متعین ہوتی ہے جو واضح طور پر اس کے سود ہونے کی دلیل ہے نیز لفظ "بیمہ " بھی جملہ تحفظات کا ضامن ہے جس میں سرمائے کے خسارے کا کوئی امکان نہیں بلکہ اس کو تجارتی سود میں استعمال کرکے کئی گنا اضافہ کیا جاتا ہے جس کی قلیل نسبت طالب بیمہ کے حصہ میں آتی ہے صورت ہذا مذکور شرعی ضابطے کے منافی ہے اور اگر "بیمہ "کرانے والا اقساط کی ادائیگی کے درمیان انتقال کرگیا تو کمپنی پھر بھی مخصوص وارث کو معاہدہ کے مطابق رقم واپس کرنے کی پابند ہوتی ہے اس لحاظ سے یہ قمار (جوا) ٹھہرا اور میت کے دیگر ورثاء اگر موجود بھی ہوں تو ان کو محروم کردیا جاتا ہے اس اعتبار سے یہ ظلم بھی ہے اور بعض دفعہ یہ وارث طالب "بیمہ "کو اس طمع سے قتل کردیتا ہے کہ اس کی مخصوص رقم پر قبضہ جما لے اور اگر یہ کل قسطیں ادا نہ کرسکا عاجز آگیا تو ادا شدہ رقم بھی بحق کمپنی ضبط ہوجائے گی جو دھوکہ کی شکل ہے اتنی ساری قباحتوں کی موجودگی میں انشورنس "بیمہ "کی حلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کی جتنی بھی صورتیں ہیں سب حرام ہیں کیوں کہ ہر صورت میں محور سود کو بنایا جاتا ہے ۔ اور دوسری طرف جو لوگ اس کی حلت اور جواز کے قائل ہیں ان کے پاس شرعی کوئی ثبوت نہیں الا یہ کہ ان کے سامنے انسانی ہمدردی کا پہلو نمایاں ہے ۔ لیکن غور وفکر کی بات یہ ہے کہ انسانی ہمدردی بھی تو صرف وہی قابل اعتماد ہوتی ہے جس کی اصل شرعی تعلیمات پر ہو وہ کیسی ہمدردی ہے جہاں اشرف المخلوقات کو حرام خوری کا عادی بنا جائے ۔ لاحول ولا قوة الا باللہ۔

اور حکومت وقت اگر مستحقین کا احساس نہیں کرتی تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ عزوجل کی منہیات کا ارتکاب کیا جائے بلکہ اس کے لیے بہترین صورت یہ ہے کہ "صندوق البر " (فلاح وبہبود فنڈ) کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے جس میں احباب کو ماہانہ رقم جمع کرانے کی ترغیب دی جائے پھر بلا معاوضہ حسب ضرورت اس سے محتاجوں سے تعاون کیا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ٢ ... سورة المائدة

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص705

محدث فتویٰ